روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات یکم مارچ 2012ء 7ربیع الثانی 1433 ہجری یکم امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 51

اہل اللہ کی آزمائش

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا سب سے زیادہ آزمائشیں کن لوگوں پر آتی ہیں فرمایا انبیاء پر اس کے بعد علماء پر اس کے بعد صالح لوگوں پر۔ کسی کو غربت سے آزمایا گیا اور اس کے پاس پہننے کیلئے صرف ایک ہی جبہ ہوتا تھا۔ کسی کو جوؤں سے آزمایا گیا اور انہوں نے اسے مار ہی ڈالا مگر ان میں سے ہر ایک خوش رہا جتنا تم میں سے کوئی انعام ملنے پر ہوتا ہے۔

(مستدرك حاكم جلد1صفحه99حديث نمبر:119)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(كشتي نوح ـ روحاني خزائن جلد 19صفحه 11)

اپنی زبان میں دعا کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 69)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ لکھتے ہیں۔

عزیزہ وجیہہ عظمت بنت مکرم عظمت شہزاد صاحب ناظم مجالس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد نے جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے بی سی ایس آنرز (سافٹ ویئر انجینئرنگ) میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے اللہ کے فضل سے دوران تعلیم ہر سمیسٹر میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ عزیزہ کو مورخہ 11 فروری 2012ء کو یونیورسٹی کانووکیشن کے موقعہ پر اس اعلیٰ کارکردگی پر وائس چانسلر صاحب کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔ اب عزیزہ ایم فل کر رہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ اور جماعت کیلئے بہت بابرکت فرمائے اور عزیزہ کو دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5 مارچ 2012ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:10 am	جلسہ سالانہ یوکے
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
4:25 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:35 am	لقاء مع العرب
7:45 am	فوڈ فار تھاٹ
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
9:25 am	رفقائے احمد
9:55 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	آداب زندگی
12:40 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2006ء
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	عربی سروس

6 مارچ 2012ء

12:35 am	لقاء مع العرب
1:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	گلشن وقف نو
3:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	آداب زندگی
6:00 am	ان سائیٹ
6:25 am	لقاء مع العرب
7:30 am	فرنچ پروگرام
8:35 am	جلسہ مصلح موعود
10:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	ان سائیٹ
12:00 pm	Rainbow Beach
12:30 pm	یسرنا القرآن
1:00 pm	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm	ان سائیٹ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے
8:05 pm	یسرنا القرآن
8:25 pm	گفتگو پروگرام
9:00 pm	آسٹریلین پارک
9:25 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

7 مارچ 2012ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
2:00 am	گلشن وقف نو
2:50 am	جلسہ سالانہ یوکے
4:00 am	ریئل ٹاک
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	لقاء مع العرب
7:30 am	عربی سیکھیے
7:55 am	فوڈ فار تھاٹ
8:25 am	سوال و جواب
9:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	پاکستان کے حسین نظارے
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:20 pm	چلڈرن کلاس
1:35 pm	سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	چلڈرن کلاس
9:30 pm	فقہی مسائل
10:15 pm	پاکستان کے حسین نظارے
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	سوال و جواب

8 مارچ 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	الترتیل
2:05 am	فقہی مسائل
2:40 am	چلڈرن کلاس
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	فقہی مسائل
6:35 am	لقاء مع العرب
7:40 am	پاکستان کے حسین نظارے
8:15 am	ریئل ٹاک
9:30 am	الترتیل
10:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جون 2006ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:00 pm	سفر حیات
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سپاٹ لائیٹ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	ترجمۃ القرآن
8:20 pm	سپاٹ لائیٹ
9:10 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2010ء

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وُہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اُس کی عالی بارگہ تک خُود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

(درثمین)

تعارف

ماہنامہ یونیک کراچی

رابطہ آفس: 12-عبدالرسول بلڈنگ۔ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

صفحات: 34

قیمت: 35 روپے

سالانہ خریداری: 400 روپے

اس وقت میرے سامنے عہد حاضر کے نئے میگزین اردو ماہنامہ یونیک کراچی کا فروری 2012ء کا شمارہ موجود ہے۔ جس کے چیف ایڈیٹر محمد فاضل عارف ہیں۔ رسالے کا آغاز اداریہ سے ہوتا ہے، سوچنے کی بات کے عنوان سے لکھے گئے اس اداریے میں پاکستان کی سیاسی، اقتصادی اور سماجی صورتحال پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ میگزین کے صفحات کو انسان کامل آنحضور ﷺ اور نماز کی اہمیت جیسے خوبصورت مضامین سے سجایا گیا ہے۔ اس رسالہ میں حالات حاضرہ، نمایاں شخصیات سے ملاقات، فیشن اور سٹائل، جدید تحقیقی رپورٹس، ادب، آرٹ، ثقافت، نفسیات اور عمومی مسائل اور ان کے امکانی حل کے علاوہ بہت سی دلچسپ معلومات موجود ہوتی ہیں۔ زیر نظر شمارہ میں ملکی حالات کا ایک نازک موڑ، دنیا کی کم عمر ترین مائیکروسافٹ پروفیشنل، اداروں کا تصادم کس کے مفاد میں، حیران کن طریقہ علاج ریفلیکسولوجی، خودکشی اور نفسیاتی امراض، ٹی بی کا مفت علاج ممکن ہے، فیشن کے رنگوں میں ڈوبنے سے بچیں، طنز و مزاح میں ایک خوبصورت تحریر بعنوان شیر، کونٹیکٹ لینز استعمال کرنے والے اپنی آنکھوں کا خاص خیال رکھیں، کم بصری یعنی Low Vision میں مریض کو زندگی بہتر طور پر گزارنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ صحت مند زندگی کا راز یوگا، بچوں کی دنیا، شوبز کی خبریں اور قارئین کے خطوط وغیرہ شامل ہیں۔ الغرض یہ رسالہ سیاسی اور معلوماتی مضامین کا مجموعہ ہے، قاری ایک رسالہ میں جن موضوعات کا مطالبہ کرتا ہے وہ سب اس میں باتصویر موجود ہیں۔ چار رنگوں کے ٹائٹل کے ساتھ معلوماتی مضامین سے بھرپور دیدہ زیب رسالہ اس دور کی صحافت کا خوب مقابلہ کرتا ہے۔

(ایف۔ شمس)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ریاض احمد ملک صاحب

حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ضلع چکوال کے مبارک سفر

حضرت مسیح موعود کا سفر جہلم

حضرت مسیح موعود نے مولوی کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم کا سفر کیا۔ مولوی کرم بھیں نے حضرت مسیح موعود پر ایک جھوٹا مقدمہ 17 جنوری 1903ء کو رائے سنسار چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر اختیار مجسٹریٹ درجہ اوّل صدر جہلم دائر کیا۔

حضرت مسیح موعود نے اس مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں جہلم کا مبارک سفر کیا۔ نہ صرف 19 جنوری 1903ء کو اس مقدمہ کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوا۔ بلکہ اس مبارک سفر میں لوگوں نے اللہ کی قدرت کے نظاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے احمدیت کی سچائی کو دیکھتے ہوئے احمدیت قبول کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سفر

الفضل قادیان 28 جنوری 1914ء صفحہ 1 پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دعوت الی الخیر کے لئے سفر چکوال کو "اہل بیت" کے عنوان سے لکھا۔ حضور کی 27 جنوری 1914ء چکوال میں آمد۔ 29 جنوری چک نارنگ۔ 30 جنوری چوہان اور 31 جنوری واپس جہلم، قادیان۔

تاریخ احمدیت کلر کہار اور تاریخ احمدیہ علاقہ ونہار (ضلع چکوال) کا غیر مطبوعہ مسودہ جو کلر کہار کے پہلے احمدی مکرم سلطان بخش صاحب نے مرتب کیا تھا۔ اس میں کلر کہار (ضلع چکوال) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور جماعت احمدیہ کی دوسری متعدد شخصیات کے ورود کے بارے جو تحریر فرمایا وہ انہیں کی تحریر میں مندرجہ ذیل ہے۔

جماعتی لحاظ سے بھی کلر کہار کو یہ شرف حاصل ہے کہ متعدد بار حضرت مصلح موعود یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب بھی کلر کہار تشریف لا چکے ہیں۔ اسی طرح اکثر صاحبزادگان کے علاوہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث قبل از خلافت اور بعد از تاج خلافت سرفراز ہونے کے کلر کہار تشریف فرما ہوتے رہے۔ دیہات اور چھوٹے گاؤں میں یہ شرف صرف کلر کہار کو ہی حاصل ہے کہ ایسے خدا تعالیٰ کے پیارے دینی راہنما اور بزرگ ہستیوں کا ورود مسعود ہوتا رہتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف آفیسر میڈیکل فضل عمر ہسپتال ربوہ تو ہر سال ایک دو دفعہ ضرور تشریف لاتے رہے۔

اپریل 1965ء کو ایک اور مبارک ہستی کا یہاں ورود مسعود ہوا جس کا ہمیں بجا طور پر فخر ہے وہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا وجود اطہر ہے جو مع صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور بچوں کے تشریف لائے۔

1930ء میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب جہلم میں سول سرجن کے عہدے پر فائز تھے تو وہاں سے تشریف لائے تھے۔ یہ سب بزرگ اپنے قدموں کی برکت کلر کہار کو دے چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ اور صدر صدر انجمن احمدیہ کے دوالمیال کا دورہ کیا۔ اس وقت حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال تھے اور اس دورہ کے تمام انتظامات مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ احمدیہ دارالذکر دوالمیال کو جھنڈیوں، حضرت مسیح موعود کے فرمودات سے مزین، بینروں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ احمدیہ دارالذکر دوالمیال کے باہر احباب دور تک دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے از راہ شفقت تمام احباب کو معانقہ کا شرف بخشا۔ حضرت صاحب کے رہنے کا بندوبست مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب نے کپتان غلام محمد صاحب کے بنگلہ پر کیا ہوا تھا۔

مکرم نسیم صاحب نے اپنے مضمون "حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری" میں دوالمیال کے اس جلسہ کے بارے میں تحریر فرمایا۔

بہرحال دوالمیال وہ جگہ ہے جہاں کی بیت احمدیہ میں قادیان کے مینارے جیسا مینارا بنا ہوا ہے۔ اس بیت احمدیہ میں جلسہ تھا اور اس جلسے کے لئے دیگر مقامات سے دوست آئے ہوئے تھے۔ اس جلسے کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ جب جلسہ منعقد ہو رہا تھا اور محترم قاضی صاحب تقریر فرما رہے تھے میں سٹیج سے کچھ فاصلے پر زمین پر دیگر دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (جو اس وقت مجلس انصار اللہ اور صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے) تشریف لے آئے۔ میں فوری طور پر اٹھ کر نہ مل سکا اس لئے کہ میرے دل میں کچھ ہچکچاہٹ تھی کہ جلسے کے دوران ہی اس طرح ملا جائے۔ میری خواہش تھی کہ جلسہ ختم ہوگا تو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کروں گا اور شرف معانقہ بھی حاصل کروں گا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آپ کی مجھ پر نظر پڑی آپ کرسی سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور مجھے گلے سے لگا لیا۔ فرمانے لگے کہ آپ ملے ہی نہیں۔ میں کھسیانی سی ہنسی ہنسا اور کہا کہ میری خواہش تھی کہ جلسہ ختم ہو لے تو میں آپ سے ملوں۔

(الفضل ربوہ 15 اکتوبر 1994ء صفحہ 3۔ کالم 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جون 1966ء میں منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ضلع چکوال کو بھی اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضور چھ بجے مری سے روانہ ہو کر سات بجے احمدیہ (بیت) نور راولپنڈی پہنچے۔ جہاں راولپنڈی اسلام آباد اور مضافات کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے احباب کثیر تعداد میں موجود تھے۔ تمام احباب سے حضور نے مصافحہ کیا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ لجنہ کی ممبرات نے حضرت بیگم صاحبہ ملاقات کی یہاں سے روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ساڑھے نو بجے حضور راولپنڈی سے روانہ ہو کر بارہ بجے چوآسیدن شاہ ضلع چکوال پہنچے۔ جہاں آپ نے ریسٹ ہاؤس میں کچھ دیر آرام فرمایا اور پھر پانچ بجے سہ پہر روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے ربوہ پہنچے۔

(تاریخ احمدیت راولپنڈی صفحہ 273)

حضور 20 جون 1971ء کو ربوہ سے براستہ کلر کہار اسلام آباد تشریف لائے۔ کلر کہار میں ناشتہ جماعت احمدیہ سرگودھا نے پیش کیا۔ یہاں آمد پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت دوالمیال کی قیادت میں احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ جماعت راولپنڈی کی طرف سے حضور کو شام کی چائے پیش کی گئی جس کے بعد حضور پونے پانچ بجے شام اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے۔

(تاریخ احمدیت ضلع راولپنڈی صفحہ 277)

21 جولائی 1971ء کو حضور ربوہ سے پھر اسلام آباد تشریف لائے۔ راستے میں حضور نے کلر کہار ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا یہاں محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے حضور کو کھانا پیش کیا گیا۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے علاوہ راولپنڈی، چکوال، سرگودھا، چوآسیدن شاہ اور بعض دیگر جماعتوں کے تقریباً دوسو احباب نے بھی اس موقع پر ریسٹ ہاؤس میں کھانا کھایا۔ ساڑھے پانچ بجے حضور کلر کہار سے روانہ ہو کر ساڑھے آٹھ بجے شب اسلام آباد پہنچے جہاں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا۔

(تاریخ احمدیت ضلع راولپنڈی صفحہ 278)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سفر

مورخہ 14 اپریل 1980ء بروز جمعہ مجلس ضلع جہلم کا ایک روزہ تربیتی اجتماع احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں منعقد ہوا۔ مکرم ملک عبدالمالک صاحب زعیم انصار اللہ دوالمیال نے رپورٹ کارکردگی پیش کی۔ مکرم میجر حبیب اللہ خان صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ خطبہ جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے دیا۔ نماز جمعہ کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر غیر از جماعت دوستوں کو چائے پر مدعو کیا گیا تھا۔ جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے سوالات کے جوابات دئے۔ یہ تربیتی ضلعی اجتماع نو بجے صبح سے شروع ہو کر پانچ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

(تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 344-343)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اپنے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے قبل کلر کہار اور دوالمیال کو کافی مرتبہ اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے تعلقات مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ولد میجر ملک حبیب اللہ خان سے بہت قریبی تھے اور میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب سے تو آپ کو خاص محبت کے تعلقات تھے۔ اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع محترم میجر ملک حبیب اللہ خان کو تحائف بھی ارسال فرماتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار کو مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں بتایا کہ اس کپتان ملک غلام محمد صاحب کے بنگلہ کو یہ برکت حاصل ہے کہ یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

حاصل مطالعہ۔ اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات

بھارت کے اچھوت

بھارت میں اچھوتوں کی تعداد تقریباً بیس کروڑ ہے۔ یہ 66 ذیلی ذاتوں میں تقسیم ہیں۔ پچھلے ایک سو برس میں لاکھوں اچھوت مسلمان، عیسائی یا بدھی بھی بن چکے ہیں۔ تاہم ہندو اچھوت اب بھی کہیں زیادہ ہیں۔ ان کی سب سے بڑی تعداد اتر پردیش میں بستی ہے جہاں ان کی آبادی تقریباً سوا تین کروڑ ہے۔ وہاں 87 فیصد اچھوت دیہات میں بستے ہیں۔ ہندو اچھوتوں کی بڑی ذاتوں میں چمار، مہار، بھنگی، چوڑھے، دھوبی وغیرہ شامل ہیں۔

بھارتی آئین کی رو سے بھارت میں ذات پات کا نظام ختم ہو چکا ہے مگر خصوصاً بھارتی دیہات میں یہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ روزمرہ سرگرمیوں میں اعلیٰ ذات کے ہندو اچھوتوں کے ساتھ ماضی جیسا ذلت آمیز رویہ رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ باورچی خانے داخل نہیں ہو سکتے، ان کے کھانے پینے کے برتن الگ ہیں اور بات بات پر انہیں مارا جاتا ہے۔ اگرچہ تعلیم پھیلنے کے باعث شہروں میں یہ تعصب کم ہو چکا ہے۔

آج کل بھارت میں اچھوتوں کی حالت پہلے کے مقابلے میں ہزار درجہ بہتر ہے۔ ماضی میں کسی اچھوت کا سایہ بھی برہمن یا کھتری پر پڑ جاتا تو فوراً نہانا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ سارے اچھوت گاؤں یا قصبے سے باہر گندی بستیوں میں رہتے تھے۔ ہندو قدم قدم پر ان کی توہین کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ذلت آمیز سلوک کی وجہ سے کئی اچھوت خود کو ہندو نہیں کہتے، گو وہ ہندوانہ رسوم و رواج اپنا سکتے ہیں۔ یوپی میں اچھوتوں کی اکثریت اب بھی انتہائی غریب اور پسماندہ ہے۔

(ایکسپریس سنڈے میگزین 26 جون 2011ء)

بھارتی صوبہ اتر پردیش
20 کروڑ باشندوں کا صوبہ

بھارتی ریاست یوپی (اتر پردیش) میں تقریباً 20 کروڑ افراد بستے ہیں۔ یعنی اگر یوپی علیحدہ ملک بن جائے تو وہ انڈونیشیا کے بعد دنیا کی پانچویں بڑی مملکت ہوگا۔ ریاست میں 80 فیصد آبادی ہندو جبکہ 18 فیصد مسلمان ہیں۔ باقی باشندے سکھ مت، بدھ مت، عیسائیت اور جین مت سے تعلق رکھتے ہیں۔

آبادی زیادہ ہونے کے باعث کئی معاملات میں یوپی کئی بھارتی ریاستوں سے پیچھے ہے۔ تاہم پچھلے بیس برس میں اس کا سیاسی ماحول یکسر تبدیل ہو چکا ہے۔ پہلے بیشتر ہندو و مسلم کانگریس یا بی جے پی کو ووٹ دیتے تھے، اب خصوصاً دیہی ہندو اور مسلمان کی امیدوں کا محور بی ایس پی بن چکی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ گاندھی خانوادے کے ولی عہد راہول گاندھی نے پچھلے ریاستی انتخابات میں یہاں وسیع پیمانے پر انتخابی مہم چلائی لیکن انہیں خاص کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ مایاوتی نے راہول کو نشانہ بنا کر ایک بار کہا تھا ''موصوف اچھوتوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کھاپی تو رہے ہیں لیکن بعد میں خصوصی صابن کے ساتھ مل مل کر نہاتے ہیں۔''

اتر پردیش کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ بیشتر بھارتی وزرائے اعظم اسی صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ایکسپریس سنڈے میگزین 26 جون 2011ء)

مذہبی فوج

نذیر ناجی اپنے کالم سویرے سویرے میں لکھتے ہیں

ہماری فوج کو تو اسلامی بھی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ کوئی فوج مذہبی نہیں ہوتی۔ مذہبی فوجوں کے زمانے چلے گئے۔ اب صرف قومی فوجیں ہوتی ہیں جن کا فرض ملکی سرحدوں کا دفاع اور داخلی سلامتی میں سول ایڈمنسٹریشن کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام حکومتوں کا ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کی فوجی امداد کا فیصلہ کریں۔ کسی فوج کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ خود کسی بھی بنیاد پر خواہ وہ مذہبی ہی کیوں نہ ہو۔ کسی دوسرے ملک میں جا کر کوئی خدمت انجام دے۔ یہ سیاسی فیصلے ہوتے ہیں اور سیاسی فیصلوں کا اختیار فوجیوں کے پاس نہیں ہوتا۔

(جنگ 11 جون 2011ء)

بھارت میں پسے
لوگوں کی جماعت

بی ایس پی (بہوجن سماج وادی پارٹی) کی بنیاد 1984ء میں ایم سابق لیبارٹری اسسٹنٹ، کانشی رام نے رکھی۔ کانشی پچھلے تیرہ برس سے اچھوتوں کے حقوق کی خاطر بھارتی حکومت اور سرکاری اداروں سے جنگ لڑ رہا تھا۔ بی ایس پی سے قبل ڈاکٹر امبیدکر کی جماعت ریپبلکن پارٹی اچھوتوں کے مفادات کا تحفظ کرتی تھی لیکن وہ جب کانگریس میں ضم ہو گئی تو برہمنوں نے اس کے پر کاٹ دیے۔ اسی لئے خصوصاً اتر پردیش میں بی ایس پی کو پھلنے پھولنے کے واسطے زرخیز میدان مل گیا۔

قیام کے اوّلین برسوں میں تو اس نے خاص کارکردگی نہیں دکھائی مگر پھر یوپی میں اس کا ووٹ بینک تیزی سے بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ 2007ء کے ریاستی انتخابات میں اس نے 403 نشستی پارلیمان میں 206 نشستیں جیت کر پورے ملک میں ہلچل مچا دی۔ پارٹی کو مقبول بنانے والے کانشی رام کا دماغ اور مایاوتی کا جوش و جذبہ خوب کام آیا۔ پھر دیگر عوامل بھی ان کی مدد کو آن پہنچے۔ مثلاً بیشتر بھارتی بڑی سیاسی جماعتوں پر اعتماد کھو بیٹھے تو چھوٹی اور علاقائی پارٹیاں وجود میں آنے لگیں۔

کانشی رام اور مایاوتی نے سیاست بھی دوسروں سے مختلف کی۔ وہ کبھی کانگریس، انتہا پسند ہندوؤں یا کمیونسٹوں کے شریک کار نہیں رہے۔

اسی لئے بی ایس پی کے ڈھانچے نے دیگر سیاسی جماعتوں سے علیحدہ انداز میں نشوونما پائی۔ جماعت کی اعلیٰ لیڈر شپ گنے چنے رہنماؤں پر مشتمل ہے پھر چھوٹے بڑے تمام عہدے کارکنوں کے پاس ہیں جو پارٹی کے لئے ووٹ جمع کرتے ہیں چونکہ بی ایس پی میں کسی کی اجارہ داری نہیں لہٰذا بوقت انتخابات تمام رہنما صلاح مشورے سے بآسانی ٹکٹ تقسیم کر دیتے ہیں۔

آخر میں دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ بی ایس پی نے کبھی احتجاج کی سیاست نہیں اپنائی حالانکہ بیشتر سیاسی جماعتیں احتجاجی رویہ اپنا کر ہی پھلتی پھولتی ہیں۔ یہ قابل غور بات ہے کہ معاشرے کے پسے طبقے کی نمائندہ جماعت نے قومی افق پر نمودار ہونے کے لئے کبھی احتجاج کا سہارا نہیں لیا۔

ماہرین سیاست کی رو سے یہ حکمت عملی بی ایس پی کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ اس نے انتخابات کا راستہ اپنایا اور دنگا فساد کئے بغیر عوام میں مقبول ہوتی چلی گئی۔

(ایکسپریس سنڈے میگزین 26 جون 2011ء)

عالمی یوم صحت کے
سالانہ موضوعات

2011 ......جراثیم کے خلاف مزاحمت کریں، اس سے پہلے کہ امراض ناقابل علاج ہو جائیں۔

2010......شہری زندگی اور صحت، شہروں کو صحت مند بنائیں۔

2009......محفوظ زندگی، ہنگامی حالات میں ہسپتالوں کو محفوظ بنائیں۔

2008......ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے تحفظ صحت۔

2007......عالمی صحت کی حفاظت۔

2006......صحت کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔

2005......ہر ماں اور بچے کو شمار کریں۔

2004......روڈ سیفٹی۔

2003......مستقبل کی تشکیل، بچوں کے لئے صحت مند ماحول۔

2002......صحت کے لئے خود کو متحرک کریں۔

2001......ذہنی صحت، اخراج کو بند کرو، دیکھ بھال کی ہمت کرو۔

2000......صاف خون کا آغاز، مجھ سے......

1999......بڑھاپے میں چستی، فرق واضح ہے۔

1998......محفوظ ممتا۔

1997......وبائی امراض کا خاتمہ۔

1996......بہتر زندگی کے لئے صحت مند شہر۔

1995......عالمی سطح پر پولیو کا خاتمہ۔

(جنگ سنڈے میگزین 3 / اپریل 2011ء صفحہ 10)

برسلز، مسجد کے مخالفین نے صلیب
گاڑ کر نیچے سور کا سر دفن کر دیا

برسلز (اے ایف پی) بیلجیم کے دارالحکومت کے جنوبی علاقے میں مسجد کی تعمیر کے مخالفین نے خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے وہاں صلیب گاڑ کر اس کے نیچے سور کا سر دفن کر دیا۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 20 / اپریل 2011ء)

تیز ترین سائیکل
چلانے کا نیا ریکارڈ

رومانیہ کے پوپ زولٹن نے سائیکل چلانے کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ 40 سالہ زولٹن شوقیہ سائیکل چلانے والا ہے، جس نے مستقل سائیکل چلاتے ہوئے 1000 کلومیٹر کا فاصلہ صرف 45 گھنٹے 35 منٹ میں طے کر کے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ اس دوران زولٹن کے ساتھ مستقل دو گاڑیاں چلتی رہیں، جن سے دوران سفر زولٹن کو خوراک فراہم کی جاتی رہی اور کسی بھی ایمرجنسی سے نمٹنے کے لئے ان گاڑیوں میں کسی بھی طبی امداد اور کسی بھی خرابی کی صورت میں سائیکل کی

مرمت یا تبدیل کرنے کے لئے اضافی سائیکل موجود تھی۔ زولٹن کا کہنا ہے کہ یہ کوئی آسان کوشش نہیں تھی۔ اس نے جس راستے کا انتخاب کیا تھا وہ پہاڑی، بل کھاتا ہوا پتھریلا راستہ تھا، جہاں تیز رفتاری سے سائیکل چلانا بہت مشکل کام ہے۔ ہزار کلومیٹر کے سفر کے دوران موسم میں تبدیلی آتی رہی، اور اسے بارش، تیز ہوا اور دھوپ کا سامنا کرنا پڑا۔ زولٹن کا کہنا ہے کہ اگر انسان ہمت کرے تو کوئی کام مشکل نہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ ریکارڈ زولٹن کے پاس ہی تھا جب اس نے ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ 48 گھنٹوں میں طے کیا تھا۔

(جنگ۔ سنڈے میگزین۔ 3 اکتوبر 2010ء)

فرقہ واریت اور سلامتی پاکستان

مکرم پروفیسر سید اسرار بخاری صاحب لکھتے ہیں

فرقہ واریت ہماری قومی و ملکی سلامتی کے لئے زہر قاتل ہے۔ جب تک ملی اتحاد نہیں ہوگا دشمن عناصر فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور ان کے جرم مختلف فرقوں کے کھاتوں میں جمع ہوتے رہیں گے۔ حدیث نبوی ہے کہ "اختلاف امتی رحمة" (میری امت میں فکری اختلاف باعث رحمت ثابت ہوگا) لیکن اگر اختلاف سے مراد بنیادی عقائد کا اختلاف لے لیا جائے تو یہ باعث زحمت ہوگا۔ اختلاف کا لغوی مفہوم بھی ورائٹی اور تنوع ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے ذوق کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اگر امت کے افراد میں خیالات وافکار کا مثبت اختلاف پایا جائے تو یہ گلہائے رنگا رنگ ہیں جن سے مسلم امہ کو زینت ملتی ہے۔ مثال کے طور پر کچھ لوگ رفع یدین کرتے ہیں کچھ نہیں کرتے۔ دونوں سنت رسول سے ثابت ہیں۔ گویا اس اختلاف نے سیرت کے دونوں پہلوؤں کو سمیٹ لیا اور اس طرح آپؐ کے نماز کے دونوں انداز امت میں آ گئے تو یہ بات باعث رحمت ہے اور اس پر کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اس اختلاف کو وجہ نزاع نہیں بنانا چاہئے۔ بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح سے کسی نے ان کا عقیدہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو رسول اللہؐ کا تھا۔ ظاہر ہے رسول اللہؐ کسی مخصوص فرقے سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ خالصتاً ایک مسلمان تھے تو پھر ہم کیوں اپنا حقیقی تشخص بدل لیتے ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ، سنی کہلانا اسلام کی اساس کے خلاف ہے۔ ٹھیک ہے، فروعی اختلاف رکھیں مگر اس کی بنیاد پر کسی بھی مکتب فکر کو اپنے مسلمان ہونے پر فوقیت نہ دیں بلکہ کوئی بھی پوچھے کہ آپ کس فرقے یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں تو ایک ہی جواب دیجئے کہ الحمدللہ میں مسلم ہوں۔ کیا قرآن وسنت میں کہیں بھی مسلم مومن کو کسی اور نام سے پکارا گیا بلکہ اس وقت تو یہ موجودہ فرقہ بندی تھی ہی نہیں اور اس کا نقصان یہ ہے کہ آج اس فرقہ واریت نے بالخصوص پاکستان میں خاصا نقصان پہنچایا ہے اور بھائی کو بھائی سے جدا کر رکھا ہے۔ عشق رسولؐ کس کو نہیں، مگر اس کے باوجود ایک فرقہ دوسرے کو گستاخ رسول سمجھ کر دین اسلام کو گزند پہنچا رہا ہے۔ فرقہ وارانہ فساد نے کتنی قیمتی جانیں ہم سے چھین لیں مگر ہم ہیں کہ پھر بھی فرقہ واریت کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ میں کتنا پیار تھا۔ اسی طرح دیگر فقہاء کو بھی اختلاف رائے کے باوجود ایک دوسرے کا کتنا احترام تھا۔ دیوبند ایک تاریخی دینی مدرسے کا نام ہے۔ اب اس کو بنیاد بنا کر دیوبندی فرقہ ایجاد کر لینا امت محمدیہ میں انتشار پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح بریلی ایک شہر کا نام ہے، جہاں احمد رضا خان جیسے جید عالم دین رہتے تھے اور ان کا اپنا مدرسہ تھا جس کے مصارف بھی وہ اپنی جیب سے پورے کرتے تھے۔ ان کو ایک فرقہ کا بانی قرار دے کر بریلوی فرقہ بنا دینا خود احمد رضا خان کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔

بلکہ میں تو یہ گزارش کروں گا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء جمعہ کے خطبہ میں یہ اعلان کرتے رہا کریں کہ ہم سب مسلم ہیں اور کوئی بھی خود کو سنی، وہابی، دیوبندی بریلوی، اہلحدیث یا شیعہ نہ کہے۔ اسی طرح تکفیر سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ کفر کا فتویٰ لگانے کی بجائے سمجھانا چاہئے کہ بھائی یہ عمل کافرانہ ہے اور دلائل سے ثابت کرنا چاہئے۔ اگر کوئی عقیدہ قرآن سنت کے مطابق نہیں تو وہ اسلام نہیں ہمارے پاس جب کسوٹی کتاب وسنت کی صورت میں موجود ہے تو الگ الگ فرقے بنانے کی حاجت ہی نہیں۔ فرقہ واریت نے اب تک ہمیں ملی اتحاد سے محروم رکھ کر بڑا نقصان پہنچایا ہے اور یہ پاکستان کے وجود اور سلامتی کے لئے بڑا خطرہ ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 23 اپریل 2011ء)

جب دل اندھے ہو جائیں

اوریا مقبول جان لکھتے ہیں:

کیا اب بھی کسی کو اللہ کے غضب کی نشانیوں کا انتظار ہے۔ پورے ملک میں کسانوں کی کئی مہینوں کی محنت سے لہلہاتی گندم کی فصل کھیتوں اور کھلیانوں میں تیار کھڑی ہے۔ سندھ کے دیہات سے لے کر سرحد کے میدانی علاقوں تک سفر کریں تو آپ کو دور دور تک پکے ہوئے گندم کے خوشے نظر آئیں گے جو بس چند دن کی دھوپ کے انتظار میں ہیں کہ ذرا اس قابل ہوں کہ وہ جنہوں نے سردیوں کی راتوں میں جاگ کر انہیں پانی دیا۔ دھوپ اور بارش کی پرواہ کئے بغیر ان کی نگہداشت کی وہ آئیں انہیں کاٹ کر میدانوں میں پھیلائیں بھوسہ علیحدہ کریں اور گندم سے اپنے گودام بھریں، مارکیٹ لے جائیں، لوگوں کے رزق کا سامان کریں اور اپنی زندگی کے کچھ دن آرام سے گزاریں۔ لیکن عین اس وقت جب بڑے بڑے دعوے کئے جا رہے تھے کہ ہم اس سال اتنے لاکھ ٹن گندم سرکاری طور پر خریدیں گے اس دفعہ ملک میں گندم کی کوئی قلت نہ ہوگی۔ بلکہ ہم اسے باہر بیچ کر زرمبادلہ بھی کمائیں گے۔ یہ دعوے جن میں تکبر و نخوت تھی۔ جن میں اپنی حکومتی حکمت عملی کی گھن گرج تھی۔ جو اس ملک کے اقتدار پر قابض حکمرانوں کی انانیت کے علمبردار تھے ابھی شاید ان دعوؤں کی گونج ابھی فضا میں باقی تھی کہ آسمان پر کالی گھٹائیں چھانے لگیں۔ سورج نے یوں منہ موڑا کہ جیسے گندم کی فصلوں کو اس کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ آسمان پر چمکتی بجلیاں، گڑگڑاہٹیں اور لگاتار بارشیں کیا کسی انعام کا سبب ہیں۔ سب مانتے ہیں اور ہر کسی کو معلوم ہے کہ اگر یہ بارشیں ایسے ہی ہوتی رہیں تو سب کچھ غرق ہو جائے گا۔ وہ گندم جس کی بنیاد پر اس ملک کے حکمران اگلے سال کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں کھائے ہوئے بھس کی مانند ہو جائے گی۔

ایک صاحب حال سے سوال کیا، ایسا کیوں ہے یہ افتاد کیوں ٹوٹ رہی ہے، غصے میں بولے یہ لوگ گزشتہ سیلاب کے عذاب سے نہیں سنبھلے، انہیں زلزلوں کی نوید سنائی گئی، بار بار مختلف جگہوں پر زمین نے جنبش بھی کی کہ شاید لوگوں کو وہ وعید یاد آ جائے۔ لیکن سب اپنے حال میں مست رہے۔ اب دیکھو سیلاب پہلے آتا ہے یا زلزلہ یا دونوں ساتھ ساتھ، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے عرض کی دعا فرمائیں کہنے لگے عرض کی دعائیں کرنے والوں کے تو رو رو کر آنسو بھی خشک ہو گئے ہیں۔ سجدوں سے جبینیں بھی نہیں اٹھاتے۔ لیکن کب تک؟ ذرا مہلت ملتی ہے تو لوگ بھول جاتے ہیں۔ اپنی دھن میں مگن ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب شاید مہلت نہ ملے۔ کتنے برباد ہوں گے اور کتنے جلاوطن۔

یہ فقرے میرے خوف میں اضافہ کرنے کے لئے بہت تھے۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب مختلف خطوط اور ای میل مجھے ایسی ملیں کہ جن میں لوگوں نے کہا تھا کہ ہم تنگ آ گئے ہیں روز روز ان وعیدوں اور وارننگوں سے۔ بند کرو یہ ڈرانا۔ کچھ نہیں ہوتا ہمیں۔ زندگی گزارنے دو ہمیں۔ یہ خط وہ علامتیں تھیں جنہوں نے مجھے لرزا کے رکھ دیا اور میری آنکھوں کے سامنے سورۃ الحج کی 45ویں اور 46ویں آیات گھومنے لگیں۔ جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "کتنی خطاکار بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کیا اور آج وہ اپنی چھتوں پر الٹی پڑی ہیں" کتنے ہی کنوئیں ویران پڑے ہیں اور کتنے ہی قصر کھنڈر بنے ہوئے ہیں۔ کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں۔ کہ ان کے دل سمجھنے والے اور کان سننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینے میں ہوتے ہیں۔

کیا ہمارے دل واقعی اندھے نہیں ہو چکے۔

ہم صرف چند ماہ پہلے ایک بہت بڑے سیلاب کی صورت میں عذاب کا نظارہ کر چکے ہیں اور جس کے بارے میں اہل نظر نے پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ اسی سیلاب کے زمانے میں ہماری برائیوں اور خصلتوں کی نشاندہی کسی کٹر مذہبی ذہن رکھنے والے شخص نے نہیں بلکہ دنیا بھر کے ممالک نے کی جن کے سامنے ہم اپنی بھیک کے کشکول لے کر گئے۔ انہوں نے بیک زبان ہو کر کہا ہم تم کو اس لئے مدد نہیں دیں گے کہ ہمیں یقین نہیں ہے کہ یہ رقم مستحق افراد تک پہنچے گی۔ تم بددیانت ہو، کرپٹ ہو، چور ہو، میں نے اس زمانے کا ایک واقعہ تحریر کیا تھا کہ لاہور جم خانہ میں سیلاب زدگان کی امداد جمع کرنے کے دوران ایک صاحب نے بتایا کہ سعودی عرب کے ایک صاحب کچھ خوراک، خیمے اور ادویات بھیجنا چاہتے تھے۔ ان صاحب نے کہا ہمیں کسٹم وغیرہ سے مال نکلوانے میں مشکل پیش آتی ہے، جواب کسی سے مال نکلوانے میں مشکل پیش آتی ہے، جواب کسی حکومتی اہلکار کو نہیں دیا گیا بلکہ ایک ایسے شخص کو ملا جس کی ایمانداری مسلم تھی۔ جواب یہ تھا کہ ہمیں تم لوگوں کا اعتبار نہیں اس لئے ہم نقد رقم نہیں دے سکتے۔ یہ "عزت" ہم نے بڑی محنت سے کمائی ہے۔ ہم نے بددیانتوں کو خود اپنی رائے سے اپنے اوپر مسلط کیا۔ ان کے پرچم اٹھائے، ان کے نعرے بلند کئے، اور آج بھی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم پر آمر اور ڈکٹیٹر مسلط ہوئے، وہ بھی بددیانتی میں کسی سے کم نہ تھے۔ ہم نے انہیں بھی خوش آمدید کہا۔ ان کے گن گائے اور آج بھی گاتے چلے آ رہے ہیں۔ جس ملک میں اللہ کے فضل و کرم سے سالانہ کل پیداوار 1999ء میں 3.5 کھرب روپے ہوا اور وہ بڑھ کر 2010ء میں 14.6 کھرب روپے ہو جائے یعنی پانچ گنا بڑھ جائے وہاں ٹیکس چوری اور بددیانتی کا یہ عالم ہو کہ 1999ء میں کل پیداوار 13.3 فیصد ٹیکس وصول ہوا اور 2010ء میں 14.2 فیصد یعنی صرف ایک فیصد زیادہ تو سمجھ لو کہ کون زیادہ مال دار ہوا اس مال سے امیر کون ہوئے۔ سیاستدان، جرنیل، بیوروکریٹ اور تاجر۔ لیکن پوری قوم میں کوئی ان کا گریبان پکڑنے والا نہ تھا۔ جو لوگ نوکری چلے جانے پر تنخواہیں کم ہونے پر گیس نہ ملنے پر احتجاج کرتے تھے ٹائر جلاتے تھے لیکن کسی نے بحیثیت

مجموعی بددیانتی کے خلاف کرپشن کے خلاف ملک کو غیروں کے ہاتھ بیچنے کے خلاف احتجاج نہ کیا۔ بلکہ اپنے اپنے گروہوں، پارٹیوں اور فرقوں کی بے ایمانیوں کا دفاع کرتے رہے اور ہم بھی کتنی ڈھٹائی کے ساتھ جانتے تھے کہ ہمارا فلاں ساتھی فلاں لیڈر، فلاں رہنما چور ہے لیکن ہم اس کے گناہ پر شرمسار تک نہ ہوئے۔

خوش قسمت ہوتی ہیں کہ وہ قومیں جنہیں اللہ ناراض ماں کی طرح جھنجھوڑتا ہے تاکہ راہ راست پر آجائیں ہمیں بار بار جھنجھوڑا گیا۔ لیکن جب کوئی واپس لوٹنا ہی نہ چاہے تو پھر اللہ کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے جو اس نے سورۃ المائدہ کی 54 ویں آیت میں فرما دیا ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو لائے گا جو اللہ کے محبوب ہوں گے اور اللہ ان کا محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے'' اللہ کی ناراضگی میں یہی خوشخبری پوشیدہ ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 20/ اپریل 2011ء)

بقیہ صفحہ 3 خلفاء کے سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جیسی ہستیوں نے قدم رنجہ فرمایا اور بہت سارے دوسرے جماعت احمدیہ کے بزرگان نے عزت بخشی اور ان کی دعاؤں کا ثمر ہی ہم کھا رہے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ جس نے ہمیں احمدیت جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اب اس امانت کو ہم نے احسن رنگ میں اگلی نسل کو منتقل کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر دوالمیال

مکرم حاجی عبدالعزیز صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال نے خاکسار کو بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس وقت ناظر تعلیم تھے اس وقت انہوں نے دوالمیال جماعت کا دورہ کیا تھا اور احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں پراثر خطاب فرمایا۔ اور اس وقت مکرم ملک ممتاز احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال تھے۔

آپ نے مزید بتایا کہ آپا مریم صدیقہ صاحبہ نے بھی صدر لجنہ مرکزیہ کی حیثیت سے دوالمیال جماعت کا دورہ کیا تھا۔ اور جنرل نذیر احمد صاحب کے بنگلہ پر ضلع چکوال کی لجنات سے نہایت پروقار خطاب فرمایا۔

(ماخوذ ''ضلع چکوال کی تاریخ احمدیت'' کل صفحات 763 ستمبر 2009ء)

کتاب عشق کی گردان نماز

مومن کے دل کا شوق ہے ارمان ہے نماز
فاسق کے واسطے درِ زندان ہے نماز

ہوگی بروزِ حشر نمازوں کی پوچھ گوچھ
بخشش کے واسطے بڑا سامان ہے نماز

کرتی ہے فرق مومن و مشرک کے درمیاں
آسان اور سادہ سی پہچان ہے نماز

جو بھی نگہبان ہو اپنی نماز کا
اس کی ہر ایک لحظہ نگہبان ہے نماز

یہ مشقِ اولین ہے سالک کے واسطے
یک رنگیِ خیال ہے وجدان ہے نماز

بے شک نماز عجز و تواضع کا نام ہے
قربِ خدا کا اولیں میدان ہے نماز

ہے اس کے دم سے شجرِ توکل ہرا بھرا
سچ پوچھیے تو سایہِ رحمان ہے نماز

بُراق بن کے سوئے خدا لے اڑی ہمیں
مولا کا فضلِ خاص ہے احسان ہے نماز

عصیاں کی بندشوں سے چھڑاتی ہے آخرش
با عزم دل کو پاکیِ دامان ہے نماز

خوش بخت ہے وہ چاٹ ہے جس کو نماز کی
اس شخص کی تو آپ ثنا خوان ہے نماز

قربِ خدا جو چاہئے سجدوں سے لو مدد
سوزِ دعا تلاوتِ قرآن ہے نماز

ہیرے جواہرات سے بڑھ کر ہے قیمتی
کھو جائے نہ کہیں دُرِ مرجان ہے نماز

دل پر اگر ہے بوجھ تو سجدے میں جا کے رو
ٹوٹے دلوں کے درد کا درمان ہے نماز

دوپہر و صبح و شام پڑھو، شب ڈھلے پڑھو
عرشی کتابِ عشق کی گردان ہے نماز

ا۔ع۔ملک

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 فروری 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احسان الٰہی صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ مورخہ 15 فروری 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بہت نیک، دعا گو، صابر و شاکر اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ قدسیہ عفت شریف صاحبہ

مکرمہ قدسیہ عفت شریف صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شریف صاحب رندھاوا ۔ صدر جماعت شرلی یو کے مورخہ 19 فروری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ یو کے کی نیشنل سیکرٹری خدمت خلق تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو صدر لجنہ شرلی اور نائب صدر لجنہ ساؤتھ ریجن کی حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، دعا گو، خلافت کی سچی عاشق اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے زیورات بھی خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ابن مکرم سردار محمد صاحب مرحوم گوٹھ سردار محمد، ضلع نواب شاہ حال جرمنی مورخہ 18 جنوری 2012ء کو وفات پا گئے۔ باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر مشیر قانونی ربوہ اور مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خسر تھے۔

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب مرحوم ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 4 جنوری 2012ء کو نمونیہ کی وجہ سے 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بہت نیک، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی پابندی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو کی پھوپھی تھیں۔

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد صاحب آف اوکاڑہ مورخہ 30 جنوری 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ انتہائی بہادر اور احمدیت کیلئے غیرت رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند اور جماعتی اجلاسات میں شامل ہوتیں۔ چندوں کی ادائیگی اور صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مخالفت کی وجہ سے گاؤں میں رہنا مشکل ہو گیا تو یہ ربوہ چلی گئیں اور وہاں سے کچھ عرصہ بعد انہیں ان کی ایک بیٹی نے کینیڈا بلا لیا تھا۔ پسماندگان میں 8 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا مورخہ 21 جنوری 2012ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو کینیڈا کے شہر ونی پیگ میں جماعت قائم کرنے کی توفیق ملی اور لمبا عرصہ وہاں کے صدر رہے۔ علاوہ ازیں نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، ممبر ایڈیٹوریل بورڈ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور استاد جامعہ احمدیہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے میڈیا کے ساتھ مفید روابط قائم کئے۔ ٹی وی پر جماعت کے بارہ میں تعارفی پروگرام بھی پیش کیا کرتے تھے۔ بطور والنٹیر امدادی کاموں میں بھی شوق سے حصہ لیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب امریکہ کی Sandiego جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم سید شریف احمد صاحب

مکرم سید شریف احمد صاحب آف یو ایس اے مورخہ 31 جنوری 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ربوہ کی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں پیمائشوں اور نقشوں کی تیاری میں مدد کی تھی۔ تقریباً 56 سال سے امریکہ میں مقیم تھے۔ آپ نے سان فرانسسکو میں جماعت کے قیام میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اس کے پہلے صدر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ عمیرہ احمد ملک صاحبہ

مکرمہ عمیرہ احمد ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف صاحب آف لانگن جرمنی مورخہ 9 دسمبر 2011ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ خلافت اور جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بطول بیگم صاحبہ

مکرمہ بطول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم جمشید احمد خان صاحب مرحوم یوپی انڈیا مورخہ 22 دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کے والد حاجی بشیر احمد صاحب مرحوم ایک بہت بڑے زمیندار تھے لیکن صرف احمدیت کی خاطر انہوں نے آپ کی شادی ایک انتہائی غریب احمدی سے کی۔ جس کے ساتھ آپ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔ مرحومہ بہت مہمان نواز اور خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔

مکرمہ جنت بی بی صاحبہ

مکرمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مہر بشیر احمد صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 7 فروری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور ملنسار خاتون تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ آپ نے ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑھاپے میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد اقبال بشیر صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خوشدامنہ تھیں۔

مکرم مرزا محمد نصر اللہ صاحب

مکرم مرزا محمد نصر اللہ صاحب آف دارالعلوم جنوبی ربوہ راج گیری کا کام کرتے تھے۔ اسی کام کے دوران دوسری منزل سے گرنے کی وجہ سے سر اور ٹانگ میں چوٹیں آئیں اور ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد 12 نومبر 2009ء کو 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم بڑے شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم احمد دین صاحب

مکرم احمد دین صاحب آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 17 دسمبر 2011ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان بٹالین میں بھی کام کیا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بڑے بااخلاق اور دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

مکرم رب نواز بھٹی صاحب

مکرم رب نواز بھٹی صاحب آف لاہور مورخہ 16 جنوری 2012ء کو 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنی مجلس میں اطفال کے سیکرٹری عمومی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ سانحہ لاہور کے بعد دارالذکر میں گارڈ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ نیک، نماز باجماعت کے پابند، نرم مزاج اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص خادم تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ کے ایک بھائی مکرم گل نواز بھٹی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

کیپسول زیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائباتِ عالم

بابل کے معلق باغات

بابل دریائے فرات کے کنارے پر آباد میسوپوٹیمیا (اب عراق) کا قدیم ترین شہر جو اپنے تمدن تہذیب کیلئے بہت مشہور تھا اور مدت تک کلدانیوں، حمیریوں اور اشوریوں کا دارالحکومت رہا۔ بابل موجودہ شہر بغداد سے 70 میل جنوب کی طرف واقع تھا اور دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک تھا۔ بابل کے معلق باغات عجائبات عالم میں دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔

اہل بابل نے بڑے شاندار شہر تعمیر کئے۔ معبدوں کے اونچے اونچے مینار بنائے۔ بابل کا برج اور معلق باغات تاریخ میں بہت مشہور ہیں۔ بخت نصر نے اپنی ملکہ کیلئے معلق باغات اپنی نگرانی میں تعمیر کرائے۔ بابل کے معلق باغات بخت نصر نے دریائے فرات کے قریب بنوائے۔ یہ باغات نشیب سے فراز تک جاتے تھے۔ ان باغات کی تعمیر کی داستان بے حد طویل اور دلچسپ ہے۔ مصنوعی پہاڑ کھڑا کرنے کی ترکیب یہ کی گئی کہ محرابوں پر محرابیں تعمیر کی گئیں۔ ہر محراب نیچے والی محراب سے چوڑائی میں چھوٹی تھی یا یوں کہا جائے کہ یہ چار منزلہ عمارت تھی۔ ہر منزل میں باہر کو نکلے ہوئے چبوترے تھے۔ یوں محرابوں کا ایک مصنوعی پہاڑ کھڑا کر دیا گیا جو ہر محراب پر ڈالی جانے والی چھت کے باعث بنا۔ ان کے اطراف 20 فٹ چوڑائی کی چار دیواری بنائی گئی تھی۔ سب سے اوپری چھت زمین سے 350 فٹ اونچی اور 400 فٹ لمبی تھی۔

اس باغ کی جو مرحلہ وار درجہ بندی کی گئی تھی۔ ان میں ایسے سانچے تعمیر کئے گئے تھے جو اتنے مستحکم تھے کہ ان میں نہ صرف خوشبودار جھاڑیاں بلکہ پھلدار درخت بھی لگائے گئے تھے۔ جنہیں ایشیا کے کونے کونے سے بابل لایا گیا تھا۔ ان کی آبیاری کیلئے دریائے دجلہ وفرات سے پانی اوپر تک پہنچایا جاتا تھا۔ دور سے دیکھنے پر ایسا لگتا تھا جیسے یہ باغ ہوا میں لٹکے ہوئے ہیں۔ سب سے اوپری چھت پر ایک بہت بڑا تالاب بنایا گیا جس میں نلوں کے ذریعے دریائے فرات کا پانی بھرا جاتا تھا۔ اس تالاب سے پانی کے چشمے بہتے تھے اور فوارے چھوٹتے تھے باغ انہی چشموں سے سیراب ہوتے تھے۔ ان باغوں کے اونچے اونچے درخت ہوا کے جھونکوں سے ہلتے تو معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ ہل رہا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف ڈیٹس کے مطابق یہ باغات 580 ق م میں تعمیر ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ باغ کسی زلزلہ سے تباہ ہوئے۔ یا حملہ آوروں نے انہیں تہس نہس کر دیا۔

41 میگا پکسلز کا موبائل فون نمائش کیلئے پیش

بارسلونا میں موبائل ورلڈ کانگرس کی افتتاحی تقریب میں 41 میگا پکسلز کا نوکیا (Nokia) سمارٹ فون نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔ اس موبائل فون کے 41 میگا پکسلز کے کیمرے کی خصوصیات میں مدہم روشنی میں بہترین تصویر کھینچنے کی صلاحیت ہے جسے اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ صارفین ان تصاویر کو شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ اسی بارے میں نوکیا (Nokia) کو امید ہے کہ وہ موبائل فون کی دنیا میں گوگل اور ایپل سے مات کھانے کے بعد اب دوبارہ میدان جیتنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔

2012ء میں انسانوں سے زیادہ موبائل ہوں گے

موبائل فونز کے عالمی ڈیٹا پر نظر رکھنے والی نیٹ ورک کمپنی سسکو کے مطابق رواں سال دنیا میں انسانوں کی تعداد سے زیادہ موبائل فونز کی تعداد ہو جائے گی۔ اس کمپنی نے یہ بھی کہا ہے کہ 2016ء تک موبائل فون سیکنکٹ ہونے والے آلات کی تعداد دس بلین ہو جائے گی۔ کمپنی کے مطابق 2016ء تک نیٹ ورکس میں ہر سال 130 ایگزا بائیٹ کا ڈیٹا موجود ہوگا یعنی کہ 33 بلین ڈی وی ڈیز کے برابر ڈیٹا۔ رپورٹ کے مطابق 2000ء کے مقابلے میں 2011ء میں موبائل ٹریفک میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ 2016ء تک موبائل فون کے ساٹھ فیصد صارف یعنی بلین افراد گیگا بائیٹ کلب سے تعلق رکھیں گے اور ان میں سے ہر ایک صارف ماہانہ ایک گیگا بائیٹ استعمال کرے گا۔

آئندہ 20 برسوں میں انگلینڈ اور ویلز میں شراب نوشی کی وجہ سے 2 لاکھ سے زائد ہلاکتوں کا خدشہ

ماہرین صحت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آئندہ 20 برسوں میں انگلینڈ اور ویلز شراب پینے کی وجہ سے 2 لاکھ 10 ہزار افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ ان میں ایک تہائی افراد جگر سے متعلقہ امراض کی وجہ سے موت کا شکار ہوں گے اور ہلاکتوں کی دیگر وجوہات شراب نوشی کی وجہ سے ہونے والے ایکسیڈنٹ، تشدد اور خود کشیاں ہوں گی، جبکہ بلند فشار خون، فالج، امراض دل اور کینسر بھی ہلاکتوں کا سبب بنیں گے۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ سابق سویت یونین کی جانب سے 1980ء میں اس ضمن میں اٹھائے جانے والے اقدامات کی وجہ سے شراب کا استعمال ایک تہائی رہ گیا تھا اور 2 ہی برسوں میں شراب نوشی کی وجہ سے ہونے والی اموات بھی 12 فیصد گھٹ گئی تھیں۔

28 پاکستانی زبانوں سمیت دنیا کی 43 فیصد بولیوں کو بقاء کا خطرہ لاحق

مادری زبان کے ایک شاعر کے مطابق اگر میں اپنی مادری زبان کو بھول جاؤں جسے میرے لوگ بولتے ہوں تو کیا فائدہ میری آنکھوں، کانوں اور منہ کا، کیسے یہ مان لوں کہ میری زبان کمزور ہے۔ جبکہ میری ماں نے آخری لفظ اس زبان میں بولے ہوں۔ انسان کے مذہب قومیت علاقے گروہ اور ثقافت زبان ان سب کی پہچان کے ذرائع ہیں اقوام متحدہ کے ادارہ تعلیم وثقافت کے مطابق بچے کی نشوونما میں مادری زبان کا کردار کلیدی ہے جبکہ بچہ اگر اپنی ابتدائی بنیادی تعلیم مادری زبان میں حاصل کرے تو اس کے سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت بہت بڑھ سکتی ہے لیکن دوسری جانب عالمی اور ملکی سطح پر مخصوص زبانوں میں تعلیم کا فروغ، نقل مکانی اور دیگر ثقافتوں اور زبانوں کو اختیار کرنے کے باعث آج دنیا میں بولی جانے والی 6900 سے زائد زبانوں کے ایک بڑے حصہ کو خاتمے کا خطرہ درپیش ہے۔ 28 پاکستانی زبانوں سمیت دنیا میں 43 فیصد زبانوں کو اپنی بقاء کے خطرات لاحق ہیں۔ ان میں سے 10 فیصد زبانیں غیر محفوظ ہیں۔ 11 فیصد کو ناپیدی کے یقینی خطرہ کا سامنا ہے۔ 9 فیصد کو خاتمے کے شدید ترین خطرات لاحق ہیں۔ 10 فیصد زبانیں تشویشناک حد تک خطرات کا شکار ہیں جبکہ تقریباً 4 فیصد زبانیں متروک ہوچکی ہیں۔ یوں دنیا میں بولی جانے والی 57 فیصد زبانوں کو محفوظ گردانا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ 27 فیصد بولی جانے والی زبان انگریزی، جبکہ 22.6 فیصد چینی زبان کا استعمال ہوتا ہے زبانوں پر تحقیق کرنے والے عالمی ادارے Ethonolgue کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی کل زبانوں میں سے 11.8 فیصد زبانیں پاپوانیوگنی 10.7 فیصد انڈونیشیا 7.5 فیصد نائیجیریا، 6.1 فیصد بھارت، 4.5 فیصد امریکا میں بولی جاتی ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم مارچ	
طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:08

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ
زدجام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700
زدجام عشق خاص -/9000 | معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری
رابطہ: عمران احمد ناصر کروائی جاتی ہے۔
0334-6361138 مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961